ER9 2A05

JAVED WATTOO-------2ANOV05

جاری----

جناب آغا شکیل احمد (YP36) : وہاں کا کوئی سردار ہو ۔ وہاں کا کوئی پولیٹیکل لیڈر ہو ۔ وہ جب کسی protest کی اپیل کرتا ہے کسی کی تو وہاں پر پچاس ساٹھ سے لوگ زیادہ اتنے اکٹھے ہونا ان کے لیے مشکل ہے بہ نسبت بی این اے کی جو تنظیم ہے وہاں میں اس میں سے کوئی ایک نوجوان اٹھ کر اور ایک protest کی اپیل دے دے تو آپ کو وہاں پر ایف سی کے سامنے بھی کوئی ہزاروں لوگ کھڑے ہوئے نظر آئیں گے اور ان سے مقابلہ کرتے ہوئے۔ تو سب سے پہلا تو concern یہ ہے کہ ہم آیا جو بلوچستان کا youth ہے اس کو اس پولیٹیکل پراسس میں لا رہے ہیں یا نہیں لا رہے ۔ کیونکہ جو بی این اے کی movement چل رہی ہے ۔ اس میں کوئی بھی سیاستدان اس طرح سے نہیں ہے جس طرح سے بی این اے کے جو عام وہاں کے کوئٹہ کے لوگ ہیں یا بلوچستان کے جو لوگ ہیں جو نوجوان ہیں، وہ اس میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں voluntary basis پر ۔ اور ان کے جو concerns ہیں وہ بھی کوئی غلط نہیں ہیں ۔ان کے concerns یہی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جی نیشنل اسمبلی میں ہماری کوئی دس سے گیارہ سیٹیں ہیں ۔ اس میں ہماری جو بھائی نے بات کی ابھی کہ legislation میں ہمارا کیا کردار ہو گا کیا ہو گا اس میں ہم کتنا influence کر سکتے ہیں legislation کو ۔ پورے پاکستان میں آپ ان کو دس سیٹیں دے

رہیں ۔ اب ان کا قصور یہ ہے کہ ان کی آبادی کم ہے۔ ان کی دوسری ڈیمانڈ یہ ہے کہ جب ہماری آبادی ہے دو تین کروڑ آپ نے آٹھ لاکھ جو افغانستان سے مہاجرین لے آئے، refugees لے آئے۔ ان کے پیسے تو گورنمنٹ کھا کر جو فنڈز UNHCR اور دوسرے لوگوں سے ملے ۔ وہ فنڈز تو آپ نے کھا کر اور آٹھ لاکھ مہاجرین کو چھوڑ دیا کھلا کہ وہ جہاں بھی چاہیں گھومتے رہیں ۔ وہ دس بارہ سال میں آٹھ لاکھ سے سولہ لاکھ ہو گئے ۔ تو ایک بہت بڑا portion ہو گیا۔ وہ basically fight کر رہے ہیں اپنی identity کی۔ وہ کہہ رہے ہیں جو ہماری identity threat میں ہے جو بلوچ کی identity threat میں وہ سب سے بڑا concern ہے ان کا اور وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے لیے legislation کی جائے اور ڈویلپمنٹ کے ایشوز کو address کیا جائے جس میں ایجوکیشن ہیلتھ ۔ ہیلتھ انفراسٹرکچر وہاں پر یہ ہے کہ آپ کے جو last CM بلوچستان سے تھے ان کی جو main city ہے ان کے ہسپتال میں ایکسرے مشین نہیں نظر آئے گی وہاں کے ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ۔ وہ میں نے خود visit کیا ہے NCHD کے پلیٹ فارم سے ہم نے اس کو visit کیا تھا ۔ وہاں پر ایکسرے مشین نہیں ہے ڈسٹرکٹ لسبیلہ میں ۔ تو یہ basically political concern ہے ۔

جناب سپیکر، وہ تو چیف منسٹر صاحب responsible ہوں گے ناں۔

جناب آغا شکیل احمد ، جی سر responsible بالکل ہوں گے ۔ اب ان کو بھی کون promote کرتا ہے ۔ جب ایک ہی بلوچستان میں صرف دس پندرہ سردار تو نہیں ہیں جو آگے آ کر سیاست میں ہوتے ہیں ۔ ان کو بھی کہیں نہ کہیں سے سپورٹ ملتی ہے ۔ وہ سپورٹ پائپ لائن کون سپلائی کرتا ہے ۔ ان کو کون آگے لے آتا ہے ۔ کیوں نہیں بلوچستان کا نارمل بندہ جو وہاں کا یوتھ ہے جو وہاں کا

sincere citizen ہے پاکستان سے بھی جو سچا تھا کسی دور میں اور اب وہ بلوچستان سے سچا ہے کیونکہ وہاں پر آپ نے چوتھا آپریشن شروع کیا ۔ اور چوتھا آپریشن چل رہا ہے وہاں پر ۔ اور ہم بات کرتے ہیں کہ جی no doubt یہ غلط بات ہے میں اس بات کو بھی condemn کرتا ہوں کہ وہاں پر جو settlers ہیں جوکہ پچاس ساٹھ سال سے settler ہیں ان کو مارا جا رہا ہے ۔ لیکن وہ ان کو کیوں مارا جا رہا ہے کیونکہ اس سے پہلے کسی کے باپ بیٹے بھائی بہن کو مارا گیا ہے ۔ تو اس سے آپ توقع کیا رکھیں گے ۔ تو وہ بھی کسی نہ کسی طرح اس movement کو یا اس stand کو غلط ہی justify کرے لیکن کرے گا ضرور۔ تو میرا سب سے بڑا concern یہ ہے کہ بلوچستان کی پولیٹکل لیڈر شپ چھوڑ کر بلوچستان کا جو نوجوان ہے جو لاکھوں کی تعداد میں اس بی ایل اے کی movement کا حصہ ہے اس سے ہمیں بات کرنی چاہیے ۔ اس کو ہمیں آگے لانا چاہیے ۔اس کے جو concerns ہیں اس کو address کیا جائے ۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، جی!

جناب محمد عاطف (YP01) ، سر! جن علاقوں کو ابھی قومی دھارے کے اندر نہیں لایا گیا پوری پاکستان کی تاریخ میں وہاں پر یا تو علیحدگی پسندگی کی تحریکیں چلی ہیں یا پھر ان لوگوں نے ریاست کے اندر ریاست بنانے کی کوشش کی ہے ۔ جس طرح سے ٹرائبل ایریاز کی آپ مثال لے لیں۔ ٹرائبل ایریاز کے اندر جو ریاست کے اندر ریاست بنانے کی کوشش کی گئی طالبان کی صورت میں ۔ اسی لیے بلوچستان کے حالات کو اس وقت انہیں قومی دھارے کے اندر مناسب طریقے سے اور بہتر طریقے سے لانا انتہائی ضروری ہے ۔ اور اس کے لیے جو بلوچی عوام کے جو مطالبات ہیں ان پر غور کیا جائے مثلاً گوادر پروجیکٹ کے حوالے سے

جو ان کے مطالبات ہیں ان کو سنا جائے ۔ اس کے علاوہ جو وہاں پر ایجوکیشن ہے' یوتھ کے اندر جو ایجوکیشن ہے' یوتھ کے اندر جو محرومی ہے اس محرومی کو دور کرنے کے لیے وہاں پر یونیورسٹیز کا قیام عمل میں لایا جائے مختلف قسم کی یونیورسٹیز کا۔ انفراسٹرکچر کو مکمل طور پر فروغ دیا جائے ۔ اور چونکہ بلوچستان ایک یورپ تک رسائی کا ایک shortest راستہ ہو سکتا ہے بذریعہ ایران اور ترکی ۔ تو یہ جو ٹریڈ یہاں سے ہندوستان بھی موجود ہے' چین بھی موجود ہے تو یہاں پر اس طرح کا تجارتی راستہ قائم کیا جائے تاکہ ایک بلوچی عوام کے لیے وہاں پر ان کی اکانومی کی گروتھ کے لیے اور ان کے معاشرت میں بہتری کے لیے تجارتی راستہ جو ہے ان کے لیے بہتر ثابت ہو سکے ۔اس کے علاوہ جو رائلٹی ہے مختلف قسم کے natural resources کے اوپر ۔ وہ بلوچستان کو اس کا پورا پورا حصہ ادا کیا جائے نہ صرف بلوچستان کو بلکہ سرحد کو بھی تاکہ یہ جو چھوٹے صوبے ہیں ان کی محرومی کا ازالہ کیا جا سکے اور اس کے لیے ایک اور بات بھی ہے کہ جو گوادر پروجیکٹ اور پسماندگی جہاں پر جو بلوچیوں کی آواز ہے کہ گوادر پروجیکٹ کے حوالے سے جو ان کے مطالبات ہیں specially کہ گوادر پروجیکٹ کی وجہ سے ہمیں وہ مفادات حاصل نہیں ہو رہے پنجاب کی وجہ سے جو ہمیں حاصل ہونے چاہیں تھے ۔ ان پر سنا جائے ان پر بہتر طریقے سے legislation کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، آپ۔

جناب عبداللہ لک، اَلسَلامُ عَلَیکُم میرا نام عبداللہ لک ہے YP36 ۔ سب سے پہلے تو میں یہ agree کرتا ہوں کہ جتنے ممبران نے کہا کہ پنجاب کو responsibly act کرنا چاہیے اور اس کا اپنا کردار ادا کرنا چاہیے بلوچستان کو اپنے rights make sure, they should make sure that they get their

due rights تو اس کے ساتھ میں agree کرتا ہوں ۔ جہاں تک این ایف سی کا تعلق ہے اس پر میں ایک ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ چاروں صوبے ہیں ہمارے۔ چاروں کا جو stance ہے' جو گراؤنڈ ہے کہ کس گراؤنڈ پر ڈویژن ہونی چاہیے این ایف سی کی وہ different ہے ۔ پنجاب کہتا ہے کہ پاپولیشن کی بنیاد پر ہونا چاہیے' بلوچستان کہتا ہے کہ ایریا کی بنیاد پر ہونا چاہیے ۔سندھ کا ہے جو ٹیکس ریونیو ہے اس کی بنیاد پر ہونا چاہیے اور این ڈبلیو ایف پی کا جو گراؤنڈ ہے' جو main argument وہ ہے کہ poverty rate پر ہونا چاہیے۔ تو اس پر میں ہاؤس کو یہ suggest کرتا ہوں کیونکہ این ایف سی ایوارڈ پر بحث ہو رہی ہے کہ جو یہ جو ڈویژن ہونی چاہیئے این ایف سی ایوارڈ کی وہ 25, 25 percent ہر اس کے مطابق ہونی چاہیے ۔ مطلب جو 25 percent resources NFC Award کے تحت آتے ہیں وہ پاپولیشن پر divide ہونے چاہیں' 25% جو ہیں وہ poverty rate کے مطابق ہونے چاہیں' 25% جو ہیں ٹیکس ریونیو کی basis پر ہونے چاہیں divide اور 25% ایریا کے مطابق ہوں ۔ اس لیے چاروں جو صوبے ہیں وہ accommodate بھی ہو جائیں ان سب کی۔ arguments مان بھی لی جائیں گی اور میرا خیال ہے ایک اچھا solution ہے ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر، شکریہ ۔ جی جناب ۔

جناب حسن سجاد نقوی، (YP25) اَلسَلاَمُ عَلَیکُمْ ۔ میرا نام حسن سجاد نقوی ہے اور میرا تعلق این اے 109 سے ہے ۔ جو بات کی گئی میں I agree with it کہ پنجاب کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور ہم اس بات سے متفق ہیں کہ پنجاب اپنا کردار ادا کر رہا ہے اور مزید جو ڈیمانڈز ہوں گی اس پر بھی انشااللہ عمل کیا جائے گا ۔ لیکن ایک چھوٹا سا پوائنٹ جس کی طرف میں اشارہ کرنا چاہوں گا کہ

بلوچستان میں اس وقت comparatively باقی تینوں صوبوں سے feudalism جو feudal lords ہیں ان کا hold بہت زیادہ ہے as compared to the other provinces ۔ اگر وہاں پر رائلٹی دی جاتی ہے تو اس میں اگر کسی مہینے میں یا کسی payment میں اس کا کچھ اوپر نیچے رہ جاتا ہے تو وہ گیس پائپ لائن ہی اڑا دی جاتی ہے ۔ اس کا ایک تو پہلا سوال یہ ہے کہ اس کے بارے میں کیا حل بلوچ جو ہمارے representatives ہیں وہ کیا پیش کریں گے ۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہاں پر جو عوام ہے جو local people ہے وہ they are again very suppressed by those feudal lords اس کے لیے کیا کچھ activity کی جا رہی ہیں کہ ان کا جو hold ہے جو سکولز میں بچوں کو جانے نہیں دیا جاتا' عام عوام کے بچوں کو سکول نہیں جانے دیا جاتا ہے تو اس کے لیے کیا solution ان لوگوں کے ذہن میں ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، جناب لہراسپ حیات ۔

جناب لہراسپ حیات ، (YP23) شکریہ جناب سپیکر! گیارہ سیٹیں آپ ایک صوبے کو دے رہے ہیں نیشنل اسمبلی میں ۔ مجھے exactly یاد نہیں ہے دس ہیں کہ گیارہ ہیں ۔ تو بات یہ ہے کہ ہمارا جو پولیٹیکل سٹرکچر ہے وہ تو پہلے پارلیمنٹری اور دوسرا فیڈرل سٹرکچر ہے ۔ تو اس کے دو ہاؤسز ہوتے ہیں اور سینیٹ جو ہے وہ اس چیز کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے بنائی گئی ہے تاکہ فیڈریشن کی جو basic intent ہے وہ consider کو کیا جائے اور اُن equal grounds پر سینیٹ میں سب کی representation موجود ہے ۔ باقی رہا کہ پوری دنیا میں جو لوئر ہاؤس ہوتا ہے اس میں پاپولیشن کی بنیاد پر ہی نمائندگی ہوتی ہے ۔ اپر ہاؤس ہم اس لیے safety valve کے طور پر جو پولیٹیکل سٹرکچر ہے' فیڈرل سٹرکچر

ہوتا ہے وہ ایک safety valve ہوتا ہے سینیٹ جس پر equal grounds پر representation دی جاتی ہے لوگوں کو اور وہ valve ہمارے ہاں موجود ہے ۔ میں نے پہلے ہی بات کی کہ representation کا کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ سینیٹ میں وہ equally represented ہیں ۔ دوسرے لوئر ہاؤس میں پوری دنیا میں وہ پاپولیشن کی basis پر ہی وہ سارا چلتا ہے ۔ تو ہمارا سٹرکچر جو ہے basically جو ہم نے فیڈرل سٹرکچر اور پارلیمنٹری سٹائل ہم نے ادھر devise کیا ہوا ہے برٹش کو دیکھتے ہوئے ۔ وہاں تو unitary ہے لیکن یہاں فیڈرل ہے ۔ ہم نے اپنے حالات کے مطابق changes کی ہیں ۔ اب اگر ہم برٹش پارلیمنٹ کو دیکھیں تو وہاں جو ہے unitary structure ۔ وہاں فیڈرل سٹرکچر نہیں ہے تو ہم نے فیڈرل سٹرکچر رکھا ہی اس لیے ہے ' اپر ہاؤس اس لئے رکھا کہ وہ safety valve provide کرے ان لوگوں کو جن کی پاپولیشن کم ہے ۔ تو وہ safety valve پہلے ہی موجود ہے ۔ میں نے پہلے ہی کہا کہ یہاں ہمارے اندر confidence کی کمی ہے کہ ہمارے لیڈرشپ کے اندر confidence کی کمی ہے کہ وہ اس چیز پر ان کے representative موجود ہیں سینیٹ میں ۔ اتنے ہی موجود ہیں جتنے پنجاب کے موجود ہیں ۔ لوئر ہاؤس وہ پاپولیشن کی بنیاد پر ہے ۔ اب بات یہ ہے کہ separate representation کا کوئی مسئلہ نہیں ہے as such وہ decide ہو چکا ہے وہ equal grounds پر سینیٹ میں موجود ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ان کو اس پر agree کروں گا کہ جو special packages کا ہر گورنمنٹ آتی ہے اور ایک safety valve کے طور پر اس کو use کرتی ہے اور پھر چلی جاتی ہے ۔ تو میں اس سے agree کروں گا کہ یہ جو special packages دینے والے یہ جو پولیٹیکل آپ manoeuvring

کرتے ہیں اور political legitimacy لینے کے لئے ،ووٹ لینے کے لیے یہ permanent کا جو ایشو ہے اسے ختم کیا جائے اور کوئی special packages special packages پر کام کیا جائے ۔ تو یہ representation اور basis پر دو پوائنٹس تھے جو میں raise کرنا چاہتا تھا۔ چاہتا تھا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، آپ کو بعد میں ٹائم دیتے ہیں چونکہ you are the mover. جی خاتون جو بیٹھی ہیں۔

محترمہ ظل ہما، (YP31) سر ! میں اس میں یہ add کرنا چاہوں گی' تھوڑا سا بتانا چاہوں گی کہ مطلب صوبوں میں آپس میں differences شروع کیے ہوئے ہیں ۔ اس کا بیک گراؤنڈ ہم لے سکتے ہیں مطلب قیام پاکستان کے ٹائم پر اور اس سے پہلے۔ مطلب پنجاب نے کیوں dominate کی ہے کیونکہ پنجاب نہیں جو لوگ ہیں مطلب migrate ہو کر آئے وہ پنجابی تھے زیادہ تر ۔ سندھ کی بات کریں تو وہاں پر مختلف صوبوں سے لوگ آئے ۔ اور ادھر کے لوکل لوگ تھے وہاں کے سندھی مطلب وہ سندھی بولنے والے تھے جو باہر سے وہ اردو بولنے والے تھے ۔ مطلب ان کا زبان کا مسئلہ شروع ہو گیا۔ مطلب اس کے علاوہ پنجاب میں مطلب پہلے بھی قیام پاکستان سے پہلے پنجاب کے زیادہ لوگوں کو آرمی میں ان کی پوزیشن تھی اور یہ وجہ تھی جس کی وجہ سے مطلب شروع ہوئے مسئلے صوبوں کے درمیان میں ۔ اور جہاں تک بلوچستان کا مسئلہ ہے مطلب specially میں اس پر بات کرنا چاہوں گی کہ آپریشن ۔ آپریشن مطلب ہو رہا ہے لیکن کیا کریں گے کہ جب ختم ہو جائے گا تو دوبارہ کوئی ایسا ایشو وہاں شروع نہیں ہو گا۔ تو اس کے ضروری ہے کہ پہلے ہم اس کی root cause دیکھیں کہ وہاں پر terrorism شروع کیوں ہوا۔ کیا وجہ ہے جس سے وہ آہستہ آہستہ اس

حد تک پہنچ گیا۔ وہاں پر ہم کہتے ہیں کہ foreign elements ہیں ۔ تو وہاں پر foreign elements کیوں مضبوط ہوئے۔ تو میرا ایک کلاس فیلو تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو ہمارے ساتھ جتنی بھی شکایت ہو لیکن آپ لوگ باہر سے کیوں help لے رہے ہو ۔ تو انہوں نے کہا کہ جو ہمیں روٹی دے گے ہم تو اسی کا ساتھ دیں گے ۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ وہاں پر poverty rate کیا ہے ' literacy rate کیا ہے ۔ وہاں کی basic وجہ کیا ہے جس وجہ سے لوگوں میں یہ شکایت پیدا ہوئی ہے ۔ تو مطلب آپریشن اگر ہو رہا ہے تو لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں جو root cause ہے اس کو بھی ختم کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر ؛ شکریہ ۔ such is the appetite for this resolution? یہ تو کل شام تک بھی ختم نہیں ہو گا ۔

(مداخلت)

جناب سپیکر؛ نہیں نہیں last man ۔

جناب ذوالقرنین حیدر ؛ شکریہ جناب ۔ سر یہاں پر وہ سیٹس کی بات ہو رہی تھی لوئر ہاؤس میں کہ لوئر ہاؤس میں آبادی کی بنیاد پر نمائندگی دی جاتی ہے اور اپر ہاؤس میں فیڈرل کے لیے وہ والو ہوتا ہے کہ وہاں پر بیس بیس سیٹیں تمام صوبوں کو دی جائیں ۔ تو میں یہاں پر ریکارڈ کی درستگی کروں گا کہ کچھ facts and figures غلط کوٹ کیے گئے ۔ سب سے پہلے بلوچستان کی قومی اسمبلی میں' لوئر ہاؤس میں اکیس نشستیں ہیں۔ صوبہ سرحد کی پینتیس ہیں اور صوبہ سندھ کی ساٹھ ہیں ۔ تو ان تینوں کو جمع کیا جائے تو جو total sum آتا ہے وہ ایک سو سولہ بنتا ہے ۔ جبکہ اس کے مقابلے میں پنجاب کی جو نشستیں ہیں وہ ایک سو اڑتالیس ہیں ۔ تو بے شک آبادی کی بنیاد پر تمام دنیا میں نمائندگی دی جاتی ہے ۔

یہ درست ہے اور یہاں بھی نمائندگی دی گئی ہے' یہ درست ہے۔ لیکن اس بات کا خیال بھی خاص طور پر رکھنا چاہیے کہ جو تین چھوٹے صوبے ہیں جن کی جائز شکایات بڑے صوبے سے موجود ہیں کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ قومی اسمبلی میں جو بھی legislation آتی ہے وہ ظاہر ہے دونوں ہاؤسز سے پاس ہوتا ہے۔ لیکن ایک جو main جہاں پر اس پر بحث ہوتی ہے اور جہاں پر اس طرح کے بل جو پاس ہوتے ہیں وہ قومی اسمبلی ہے' لوئر ہاؤس ہے۔ تو وہاں پر بھی خاص طور پر اگر برابر نہیں کرسکتے تو کم از کم اس نمائندگی کو بڑھایا جائے۔ بے شک آبادی کی بنیاد پر کریں لیکن کم از کم وہ جو تینوں صوبے ہیں وہ ملا کر ان کا نمبر جو ہے وہ برابر ہو پنجاب سے یا زیادہ ہو کیونکہ ہم پہلے بھی ایک حصہ اسی وجہ سے lose کر چکے ہیں پاکستان کا کیونکہ ہم لڑتے رہے آپس میں پہلے دس پندرہ سال کہ جناب مشرقی پاکستان کی کتنی نشستیں اور مغربی پاکستان کی کتنی نشستیں ہیں اور کسی فارمولے پر ہمارا اتفاق نہیں ہو سکا۔ تو میں یہ کہوں گا کہ ریکارڈ کی درستگی کے لیے کہ ایک سو سولہ نشستیں تینوں صوبوں کی ہیں' ایک سو اڑتالیس پنجاب کی ہیں اور یہ انتہائی نامناسب ہے۔ اس کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، جی جناب۔

جناب علی انعام خان : (YP14.) السلام علیکم۔ میرا نام علی انعام ہے اور میں ڈیرہ اسماعیل خان سے ہوں۔ میرے تمام دوستوں نے پرابلمز تو بتا دیے لیکن میں اپنی طرف سے صرف solution بتانا چاہوں گا کیونکہ اگر ہم پرابلمز کے اوپر ہی لڑتے رہے تو ہماری تو ساری زندگی یہیں ختم ہو جاتی ہے۔ ابھی ہم جوان ہیں' یوتھ ہیں ہمیں ہی آگے بڑھنا ہے اور ہمیں solutions لے کر آنے ہیں یہاں پر۔ جو بات آپ لوگوں نے کی وہ ساری بالکل درست ہے ہر کسی کا

موقف اپنی جگہ پر۔ میں صرف آپ لوگوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہم ہندوستان کے ساتھ تھے 1947ء سے پہلے تو ہماری مسلم لیگ ہم مسلمانوں کے لیے ڈیمانڈ کرتی تھی کہ ہماری 33% سیٹیں ہونی چاہئیں because we are minorities تو اب ہم بلوچستان کو وہ سیٹیں کیوں نہیں دیتے ۔ while they are in minorities اور جب کہ ان کا ایک genuine مسئلہ بھی چل رہا ہے۔ تو پہلا پوائنٹ یہ ہے کہ ہمیں ان کی seats increase کرنی چاہئیں ہر ہاؤس میں - ہر ہاؤس میں ہمیں ان کی seats increase کرنی چاہئیں ۔ دوسری یہ بات کہ ہم جب ادھر تھے انڈیا میں ہم ان کے ساتھ تھے تو ہم provincial autonomy کی بات کرتے ہیں۔ تو اب ہم provincial autonomy سے کیوں پیچھے ہٹتے ہیں۔ ہمیں دے دینی چاہیے نا ۔ مگر تھوڑا اس طریقے سے کہ check and balance کے ساتھ ۔ ہمارے ملک میں ہمیشہ یہی مسئلہ رہا ہے کہ جو کام بھی ہم کرتے ہیں اس کے اندر check and balance ہمارا کوئی نہیں ہوتا ۔ ایڈمنسٹریشن ہماری بالکل strong ہونی چاہیے۔ تیسری بات یہ کہ جو بھی وہاں پر نئے پروجیکٹس سٹارٹ ہو رہے ہیں اس میں at least fifty percent workers وہ وہیں بلوچستان کے ہی ہونے چاہئیں اور یوتھ میں سے ہونے چاہئیں ۔ یہ نہیں ہے کہ ہم پنجاب سے ورکرز لے کر آ رہے ہیں' ہم پنجاب سے لیبر لے کر آ رہے ہیں' این ڈبلیو ایف پی سے لیبر لے کر آ رہے ہیں۔ جو بھی ہیں' جدھر کا بھی پروجیکٹ ہو وہاں پر اس کی اپنی لیبر ہو۔ چوتھا پوائنٹ یہ ہے کہ جس طرح ذوالقرنین بھائی نے کہا کہ ٹریڈ مارکیٹس ہیں ۔ میں بھی اس کے اوپر بڑا فوکس کروں گا ۔ ٹریڈ مارکیٹس گوادر میں اور ژوب میں کیونکہ دو آپس میں ایسی جگہیں ہیں جو لنک بن سکتے ہیں پورے پاکستان کے ساتھ ۔ ان کے اندر ٹریڈ مارکیٹس جلد

سے جلد سٹارٹ ہو جانی چاہیں اور پاکستان گورنمنٹ نے بڑا اچھا step لیا جو گوادر کا پورٹ انہوں نے سٹارٹ کیا۔ یہ جلد سٹارٹ ہونا چاہیے۔ دوسری بات جو ڈی آئی خان میں پہلے چشمہ رائٹ بنک کینال تھا اب ڈی آئی خان میں چشمہ لیفٹ بنک کینال سٹارٹ ہونے والا ہے۔ وہ جو لیفٹ بنک کینال ہے اگر ہم ادھر سے تھوڑا سا جو کینال ہے اس کو آگے بڑھا کر اگر گورنمنٹ ہمیں تھوڑی سی اور فنڈنگ کرے اور ہم اس کو بلوچستان کی سائیڈ پر لے جائیں، ژوب سائیڈ پر لے جائیں جس سے irrigation کا فائدہ ہو گا۔ دیکھیں poverty is directly related to irrigation in Pakistan, agriculture in Pakistan ۔ جتنا ہم پاکستان میں ایگریکلچر بڑھائیں گے اتنا poverty کو ہم ختم کر سکتے ہیں۔ اور ایجوکیشن کسی بھی مسئلہ کا مطلب اگر ٹھیک ہے 15% وہ contribute کرتی ہے ایجوکیشن لیکن more than ninety percent contribute poverty کرتی ہے۔ کیونکہ جس کا پیٹ ہی بھرا ہوا نہ ہو وہ کیا کرے گا۔ اس کے بعد میں یہ suggest کرنا چاہوں گا کہ جس طرح سینڈک اور سوئی کے پروجیکٹس ہیں ہمیں انہیں expand کرنا چاہیے۔ ان کو جب ہم expand کریں گے تو وہاں پر جتنی بھی seats allocate ہوتی ہیں جو بھی ہوتی ہیں وہ بلوچی tribe کو ملنی چاہییں اور بلوچی tribe میں بھی ہمیں کوٹہ سسٹم کرنا چاہیے۔ جس طرح ہم نے فاٹا کے لیے کوٹہ سسٹم کیا ہوا ہے۔ کیونکہ وہاں پر آبادی بہت پھیلی ہوئی ہے یہ نہیں ہے کہ پانچ چھ گھر ایک ساتھ ہیں۔ ایک گھر کہیں ہے تو ایک گھر کہیں ہے۔ ہمیں علاقہ وائز ان کے لیے seats available کرنی چاہیں۔ اور دوسرا جو سب سے اہم اور important point ہے میں اپنے YP بلوچستان کے ممبر سے درخواست کرتا ہوں اور یوتھ پارلیمنٹ پاکستان سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اگر

ہم ان کے علاقے جائیں وہاں یہ کوئی seminar arrange کریں کیونکہ ان کے بھی دوست ہوں گے ۔ یہ بھی یوتھ میں اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ یہ ان کو لے کر آئیں ۔ ہم سب ان سے بات کریں اور ہم ایک دوسرے سے اختلافات ختم کریں اور وہاں جا کر بیٹھیں ' ان کی بات سنیں ۔ ہمارے یوتھ پارلیمنٹ پاکستان کے ممبرز ہمارے ساتھ چلیں سارے تو میں بلوچستان کے ممبر سے درخواست کروں گا کہ ہم دل و جان سے آپ کے ساتھ اور ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گے ۔ آپ ہمارے بھائی ہیں اور آپ ہم سے الگ نہیں ہو سکے ۔ بازو کٹ جائے گا وہ دوسری بات ہے لیکن اگر بازو کٹے گا تو تکلیف آپ کو بھی ہو گی اور تکلیف ہمیں بھی ہو گی ۔ بس میری یہی گزارش ہے اور میرے یہی پوائنٹس ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ؛ شکریہ ۔ well, I can't accommodate those very hands انشاء اللہ لیکن دو چار کے بعد then we will move the Resolution to the conclusion. The last man.

سید منظور شاہ ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میں صرف جو ہمارے پچھلی سٹیس کے-------

Mr. Speaker: No cross talk please.

سید منظور شاہ ؛ جو سوالات ان کے ہوئے تھے ۔ ان سوالات کے جوابات میں دینا چاہتا ہوں کہ میرے ایک دوست یہ سوال کیا تھا کہ وہ کون سے علاقے ہیں جو کہ ہمارے مطلب پیچھے رہ گئے ہیں ۔ جن میں مطلب اصلاحات--

جناب سپیکر ؛ آپ اپنا introduction تو کروائیں ۔

سید منظور شاہ ؛ سید منظور شاہ میرا نام ہے YP04 بلوچستان 03 سے میرا تعلق ہے۔ 262 And it's سے میرا تعلق ہے ۔ تو اگر دیکھا جائے سب سے پہلے

جہاں پر آپریشن ہوا' جہاں پر سردار نواب اکبر خان بگٹی کوہلو بارکھان اور یہاں سے جو تعلق تھا ان کا ٹھیک ہے وہی علاقے کو سب سے پہلے لیا جائے۔ پورے بلوچستان کو نہ لیا جائے ۔ وہاں پر آپ کو صرف اور صرف آن ریکارڈ تین ہائی سکولز ملیں گے پورے ضلع میں ایک ۔ اور دوسری بات اگر ہمارے ہی ضلع کو لے لیا جائے سب سے پہلے میرے صرف اور صرف پچیس جو ہیں ہمارے ہائی سکولز ہیں ۔ ایک ہی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے ہمارے پورے ضلع میں ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ میں اور چار RHCs, Rural Hospitals Support جو ہسپتال ہیں وہ ہیں' RHCs جسے ہم کہتے ہیں ۔ صرف یہ ہے ۔ دوسری بات یہ کہ ہم لوگ سب سے جو بات آئی تھی ہمارے یہاں سے کہ ہم لوگوں کو کس طرح اس کو مطلب کنٹرول کرنا چاہیے ۔ تو اس کا سب سے بڑا حل یہ ہے کہ ٹرائیبل ایریاز میں ایجوکیشن کو promote کیا جائے۔ وہاں پر لوگ ترستے ہیں ایجوکیشن کو ۔ وہاں پر پرائمری سکولز تو ہیں مگر جب وہ پرائمری سکولز سے نکلتے ہیں تو ہائی سکولز تو ان کو نہیں ملتے اور دوسرا یہ سوال آیا تھا کہ ہمارے جو ٹرائیبلز' جو feudalism ہے وہ کافی زیادہ ہے ۔ میں خود ایک ایسے علاقے سے تعلق رکھتا ہوں جو کہ محمود خان اچکزئی کا علاقہ ہے ۔ انہوں نے آج تک اس طرح کی کوئی اصلاحات' کوئی چیز مرتب نہیں کی اپنے علاقے میں کہ کوئی سکولز جانے سے رکیں ۔ ہمارے محمود خان اچکزئی کا جو علاقہ ہے وہاں پر جو سکول بنا ہے وہ سن 1915ء کا ہے ۔ مگر وہاں پر ٹیچرز کی کمی ہے ۔ اسی لیے ہم لوگ کہنا چاہتے ہیں کہ وہاں پر ٹیچرز کو appoint کیا جائے اور ہمیں مطلب ایجوکیشن کا جو پورا ثمر ہے وہ ہمیں ملے۔ تو یہ ہم لوگ کہنا چاہتے ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر : شکریہ جی ۔ The Lady member ۔ آپ نے اوتھ

بھی نہیں لیا میرے خیال میں ۔

Ms Gul Andaam Orakzai: I had to be oath.

محترمہ سپیکر، تو there are some other gentlemen جنہوں نے اوتھ نہیں لیا ہے ۔ تو اس کے بعد آپ کو اوتھ دیتے ہیں ۔ لیکن until you h ave not taken oath, how can you speak?

Ms Gul Andaam Orakzai: I cannot speak? Alright.

جناب سپیکر، آپ یا پہلے اوتھ لے لیں پھر بولیں ۔ اوتھ لے لیں میرا خیال میں۔ کوئی کتنے، دو چار لوگ ہیں ۔ تو میں یہیں سے آپ کو اوتھ دے دیتا ہوں ۔ آپ اپنی سیٹس پر کھڑے ہو جائیں۔ please rise in your seats.

(جن ممبران نے پہلے اوتھ نہیں لیا تھا انہوں نے اوتھ لیا)

جناب سپیکر، اب آپ سائن کریں گے ۔ now you can speak. اور اس کے بعد میرے خیال ہے conclude بھی کریں ۔

Ms Gul Andaam Orakzai: Alright. Gul Andaam YP10, ICT03. I just wanted to make one comment. They just said that the people over there are not educated enough and that they lack teachers. How would they feel if someone from another province came and started teaching their students. Where will the element of ethnicity lie then? Where

will the element of ethnocentrism and xenophobia lie then because we are inherently squared or well phobic of the other ethnicity. So, if don't have qualified teachers, who is responsible for that?

جناب سپیکر ، شکریہ جی - آپ بولیں - please kindly introduce yourself.

جناب محمد سلیم : (YP19) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ - My name is Muhammad Saleem, I am a student of Electrical Engineering Islami University Bhawalpur. میرا تعلق جنوبی پنجاب کے پسماندہ ضلع بہاولپور سے ہے - سب دوستوں نے بڑے original problems این ڈبلیو ایف پی کے اور بلوچستان کے ڈسکس کیے کہ وہاں پر این ایف سی کا پرابلم ہے - کہیں کالے جھنڈے لہرائے جا رہے ہیں - گوادر کا پرابلم ڈسکس کیا - لیکن وہاں پر سر پاکستان میں آج ایک اور بہت بڑا problem create ہوا ہوا ہے جس کی طرف آپ کی میں توجہ دلانا چاہ رہا ہوں - سر! جنوبی پنجاب میں ان علاقوں میں اس وقت سرائیکستان صوبہ بنانے کے لیے بڑی movement تحریک کی شکل اختیار کر گئی ہے - لیکن جو new generation وہ یہ نہیں چاہتی کہ یہ الگ صوبہ بنے - لیکن اگر original problem دیکھیں کہ یہ اس تحریک کی ضرورت کیوں پیدا ہوئی - اگر پرابلم دیکھتے ہیں تو سر پورے جنوبی پنجاب میں تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ آبادی ہے - ساڑھے پانچ کروڑ آبادی جنوبی پنجاب کے اندر ہے جس میں صرف دو یونیورسٹیاں ہیں اور دو ہسپتال ہیں - اتنی بڑی آبادی کے اندر دو یونیورسٹیاں کیا یہ زیادتی نہیں ہے - یہ پرابلم ہم تو نہیں solve کر سکتے - گورنمنٹ کو اس چیز کا پتا

ہے ۔ میں انجینئرنگ کا سٹوڈنٹ ہوں۔ میں نے ایک proposal تیار کی ۔ میں نے اپنے ایم این اے ہیں انجینئر بلیغ الرحمن صاحب ' ان کے through میں نے وزیر اعلیٰ کے وہ سیاسی مشیر ہیں وہاں تک پہنچایا کہ سر یہ انجینئرنگ کالج کو اپ گریڈ کر کے اگر انجینئرنگ یونیورسٹی بنا دیا جائے ۔ یہ ساڑھے پانچ کروڑ کی آبادی کے جو بچے ہیں ' سٹوڈنٹس ہیں یہ new generation ہے ۔ وہ لاہور جاتے ہیں ' اسلام آباد جاتے ہیں ۔ اگر اسے یہاں پر بنا دیا جائے تو تین یونیورسٹیاں ہو جائیں گی ' چوتھی کوئی میڈیکل یونیورسٹی بنوا دیں آپ۔ لیکن سر کچھ بھی نہیں ہوا ۔ انہوں نے کہا کہ پریذیڈنٹ سے اس کی اجازت لیں گے ۔ پھر اجازت ہو گی پھر یونیورسٹی بنے گی ۔ سر اگر وہ علیحدہ سب پرابلم ہوئے ہیں۔ پاکستان سے کچھ صوبے علیحدہ ہونا چاہ رہے ہیں 'اس طرح کے پرابلمز بنے ہوئے ہیں ۔ سر آپ دیکھیں کہ کتنی بڑی نا انصافی ہے کہ دو یونیورسٹیاں ہیں ۔ اگر وہ ساڑھے پانچ کروڑ آبادی کی جو اس وقت movement بڑی تحریک کی شکل اختیار کر رہی ہے ۔ new generation نہیں چاہتی کہ علیحدہ صوبہ بنے ۔ پنجاب بالکل ٹھیک ہے ۔ لیکن آپ ضلع دیکھیں وہاں پر 80 ' 80 کلو میٹر ایک ضلع ہے بہت بڑی نا انصافی ہے وہاں پر سکولز نہیں ہسپتال نہیں ہیں ۔ جنوبی پنجاب کے علاقے میں اتنی آبادی ہے صرف دو ہسپتال ہیں دو یونیورسٹیاں ہیں اگر الگ صوبہ بنتا ہے تو پاکستان کے لیے تو یہ بہت بڑا نقصان ہو گا ۔ اگر پرابلمز ہوئے تو جنوبی پنجاب کے اندر بھی create ہوئے ہیں ۔ تو سر اس کے سلسلے میں کچھ ہونا چاہیے ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر : Thank you. Now let's conclude. جی بلوچ صاحب ۔

جناب ہیر الدین بلوچ، سر ! بلوچستان صوبے کی کچھ دوستوں نے باتیں

گیں۔ میں باتیں کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک دوست نے میرے فیوڈل سسٹم کے بارے میں بات کی ہے۔ تو بلوچستان کے صرف تین ڈسٹرکٹس میں فیوڈل سسٹم ہے کیونکہ بلوچستان میں صرف تین ہی ڈسٹرکٹس میں نہری نظام ہے۔ ایک پٹ فیڈر نہر ہے جس کا پانی کبھی پہنچتا ہے کبھی نہیں پہنچتا۔ بلوچستان میں ایک بہت بڑی میجارٹی پشتون پاپولیشن ہے۔ جہاں ٹرائبل سسٹم تو ہے لیکن strong tribal leader نہیں ہے۔ پھر بلوچ پاپولیشن کے اندر بھی ٹرائیبل سسٹم کچھ علاقوں تک محدود ہے۔ میرا اپنا علاقہ گوادر مکران ڈویژن کا حصہ ہے جہاں ٹرائبل سسٹم سرے سے ہے نہیں۔ تو یہ صرف ٹرائبل لیڈرشپ کا پرابلم نہیں ہے جو میگا پراجیکٹس کو روک رہے ہیں یا ڈویلپمنٹ نہیں ہونے دے رہے۔ سر! بلوچستان کی سب سے بڑی پرابلم اکنامک ہے۔ آپ سینڈک پروجیکٹ دیکھ لیں، آپ گوادر میگا پراجیکٹ دیکھ لیں، سوئی ڈیرہ بگٹی ایشو دیکھ لیں۔ بلوچ عوام کی grievances یہ ہیں کہ انہیں شیئر دیا جائے اور وہ صرف مزدوری نہیں مانگتے۔ وہ ٹیکنیکل شعبے میں ترقی مانگتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ انہیں ٹریننگ دی جائے۔ ٹریننگ دینے کے بعد انہیں اچھی jobs ملیں۔ ہمارے ہاں جو صرف یہ کہا جاتا ہے کہ ٹھیک ہے بلوچوں کو لیبر میں بھرتی کرو، بلوچ مزدور بن کر کیا کرے گا۔ اپنے علاقے میں صدیوں سے رہ رہا ہے۔ وہ یہ دیکھے گا کہ باہر سے لوگ آرہے ہیں اور مجھے مزدور بنا دیا گیا ہے اور لوگ مجھے آرڈر کر رہے ہیں۔ تو میں یہ چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے اندر ٹیکنیکل ادارے کھولے جائیں تاکہ بلوچ عوام ان سے مستفید ہو سکے۔ سر! دوسری بات یہ ہے کہ کچھ دوستوں نے یہ کہا کہ بلوچ عوام جو ہے، بلوچ نوجوان جو ہے وہ separatist movement میں شامل نہ ہوں۔ اس کا بہترین میں جواب یہ دینا چاہوں گا کہ سر نوجوانوں کا ایک طبقہ اتنا مایوس ہو چکا ہے ساٹھ سال سے

اپنے بزرگوں کو مرتا ہوا دیکھ کر، اپنے بزرگوں کو تڑپتا ہوا دیکھ کر خود بھوک پیاس کی حالت میں کہ ان کے پاس کوئی آپشن نہیں رہا اس بھوکے بندے کو، غریب بندے کو آپ یہ کہیں کہ بھئی ہتھیار پھینک دو پھر ہم تمہیں دیں گے۔ وہ دس دفعہ یہ کام کر چکا ہے پہلے بھی۔ جب بھی پہاڑوں سے اتار کر ان سے وعدے کئے گئے، آپریشن دوبارہ کئے گئے اس کے بعد۔ تو پہلے میں سمجھتا ہوں کہ پہلے جو ہے آپ لوگ practical steps اٹھائیں۔ پہلی دفعہ کچھ practical steps اٹھائیں تب کچھ ہوگا، تب بلوچ عوام separatist movement، جو ایک طبقہ ہے جو لڑ رہا ہے وہ چھوڑ دے گا اور سر میگا پراجیکٹس کے بارے میں میں کچھ اور بتانا چاہتا ہوں۔ گوادر میگا پراجیکٹ پورٹ آف سنگاپور اتھارٹی کے ہاتھ میں ہے۔ تو اس میں بلوچستان گورنمنٹ کو صرف 2% share مل رہا ہے۔ 2% share میں اب بلوچستان گورنمنٹ صوبے میں ڈویلپمنٹ کرے گی، گوادر پورٹ میں ڈویلپمنٹ کرے گی یا کسی اور علاقے میں کرے گی، کیا کرے گی۔ اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ پورٹ آف سنگاپور اتھارٹی ٹوٹل ریونیو لے جائے گا سارا، باقی ریونیو فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے۔ 50% revenue پورٹ آف سنگاپور اتھارٹی کے پاس، 48% revenue فیڈرل گورنمنٹ کے پاس اور صرف دو پرسینٹ ریونیو بلوچستان گورنمنٹ کو ملے گا۔ تو دو پرسینٹ ریونیو میں گوادر کے اندر جو ڈویلپمنٹ کا ذمہ بلوچستان گورنمنٹ کا ہے وہ کیسے کرے گی۔ یہ پرابلم ہے اور سر ایک دوست نے میرے یہ بھی کہا کہ بلوچستان کی لیڈرشپ جو گورنمنٹ میں ہے وہ کیوں ڈویلپمنٹ کے کام نہیں کرتی ہے۔ تو سر بات شروع میں نے یہی کی تھی کہ این ایف سی ایوارڈ میں ہمیں شیئر ملے گا، ہمارے پاس کچھ ہوگا تو ہم کریں گے۔ بلوچستان کو پاپولیشن کی بنیاد پر ملتی ہے۔ بلوچستان میں ڈویلپمنٹ تو ایریا کی بنیاد

پر ہونی چاہیئے۔ تو سر اتنے بڑے صوبے میں آپ صرف ایک سڑک ہی بچھا دیں تو پورا ریونیو تو چلا جائے گا۔ کیا ملے گا کسی کو۔ سر! بس میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا۔

Mr Speaker: Thank you. Now I put this Resolution to the House. This House is of the opinion that the issues and problems faced by the people of Balochistan be resolved and immediate steps be outlined towards their rectification, and the status of NFC Award should be revived to facilitate all the provinces on equal grounds.

All those in favour may say AYES. I think the AYES have it, the AYES have it, the AYES have it and the Resolution is passed.

(The Resolution was adopted.)

جناب سپیکر، جناب شمش الرحمن علوی صاحب!

Mr Shamas-Ur-Rehman Alvi (YP48-SINDH11): I am Shamas-Ur-Rehman Alvi, NA. 250, YP 48, Sindh 11. Honourable Speaker this is a Joint Resolution by myself and Syeda Rabab. We would like to move the following Resolution that modification of local governments should be carried out rather than complete abolishment of the programme. I personally come from Karachi. And for the early part of the

history of Pakistan for the first fifty or so years, Karachi has been the major instrument in the financial development of Pakistan. Yet as the citizens of Karachi and of Sindh, we haven't really whipped benefits in terms of infrastructure, social sector and other developments. Why I support the modification of the local body system is clear. It provides a platform for the people of Karachi to interact with the administrators. There were policies and policy makers before who were sitting either in Islamabad or in the rural part of Sindh but there was no representation of the people of Karachi in the system and once the local body system was initiated, changes started to filter down at the grassroot level. There was person to person interaction, with the administrators, and with the mayors, with the Naazims, and if we can see, the results are in front of us. We have hosptitals, we have schools, we have roads and all the development has, only started once the local bodies system was initiated.

I understand that the same system cannot be carrid out with the same zeal and enthusiasm in other parts of Pakistan. But if a system is working transparently for the people in one sector, it can be practical in another with

modifications. So, I suggest and I propose and I would like to pass Resolution that the complete abolishment of the local body system should not be done. But rather the model should be modified to cater to the people of the different regions. Thank you.

Mr Speaker: Thank you. And your co-sponsor?

Syeda Rabab Zehra: I am Syeda Rabab Zehra from YP41-SINDH04. Well, I would like to add to the system that we have a grievance that this system works in Karachi but it doesn't work in the rest of the courty. That is the very major issue that we need to look at. We need to analyse this why is it that this system works wonders in one part of the country but fails to deliver results to people's proportion in the rest of the country. The reason for the opposition for the system is that the Chief Minister of a province will make the development allocations based on party affiliations. What we suggest is that we propose certain amendments, certain legislation that determines that actually clarifies and lays down clear cut rules how the funds that this provincial government has will be allocated to each district or tehsil so that any of

Naazim from a different political party cannot at a later stage stand up and say: I wasn't, my district wasn't given adequate funds because the Chief Minister happened to be from a different party. What we need to do is to catre to this problem. What we need to do is specify rules and regulations how the funds will be allocated it could be on the basis of area, on the basis of population, on the intensity of the problems these districts face. Instead of totally abolishing it, we need like the Resolution proposes, we need to bring in changes so that we can improve this system instead of totally abolishing it. If we totally abolish it, we are going to set up a very bad precedent that a change of Government will mean a complete overhaul of this system. We need to maintain continuity in our system, of course with amendments and changes, so that a cycle that is in the process, we can sustain the development work that's being carried out. So, instead of totally, abolishing this system, yet again propose that we need to modify it and adopt a more appropriate version of the system. Thank you.

جناب سپیکر: جی جناب آپ اپنی ایک لسٹ بنا لیں۔ کاغذ پر اپنے نام لکھ لیں۔ میرے لئے بھی آسانی ہوگی اور اچھا بھی رہے گا۔ ان سے پوچھ کر کہ کس نے بولنا ہے۔ بس یہی لوگ ہیں۔ بعد میں بہت ہوتے ہیں۔ جی حضور!

جناب حنان علی عباسی۔ مسٹر سپیکر! اقتدار کی نچلی سطح پر منتقلی کے تصور پر بات ہو رہی ہے۔ تو میں اس میں یہ add کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک بڑا خوشنما concept تھا مقامی سطح پر لوگوں کو بااختیار کرنے کا اور اس میں حقیقی معنوں میں گاؤں کی سطح پر لوگوں کے سوچنے کے انداز میں ایک واضح تغیر آیا تھا اور اس کی کامیابی کا یا اس میں لوگوں کی مداخلت کا آپ اس بات سے' جو اس کا ٹرن آوٹ تھا اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ جو سسٹم تھا اس کے انتخابات کے انعقاد کے وقت آپ کو واضح ٹرن آوٹ ملے گا۔ یہ جو قومی انتخابات ہیں ان کی نسبت بھی۔ تو سر اس میں جو کچھ ضروری ترامیم کی ضرورت ہے وہ اس میں ایک ترمیم یہ ہو سکتی ہے کہ جو ناظمین ہیں یا جو کونسلرز ہیں ان سے related کام تفویض نہیں کئے گئے حقیقی معنوں میں جو کئے جانے چاہیں تھے مثلاً اب ان کو مرغیوں کی یا انڈوں کی رجسٹریشن کے عمل میں involve نہیں ہونا چاہیئے ' نہ ہی ان کو مقامی سطح پر جس Constituency سے وہ متعلقہ ہوں وہاں پر چالان کرنے کا اختیار ملنا چاہیئے کیونکہ وہ ناظم یا وہ کونسلر اپنے حلقہ انتخاب میں چالان نہیں کر سکتا جس سے اس نے ووٹ لئے ہوتے ہیں۔ تو سر اس میں کچھ بنیادی ترامیم کی ضرورت ضرور ہے لیکن اس کو ہرگز remove نہیں کیا جا سکتا یا اس کا خاتمہ جمہوریت کی حقیقی روح کے متصادم ہوگا اور اس میں سر کچھ بنیادی چیزیں جس طرح ایک جو سب سے بڑی رکاوٹ ہے جو اس نظام کی کامیابی کی راہ میں وہ اس ملک کی افسر و نوکر شاہی ہے۔ آنریبل سپیکر! آپ اس بات بخوبی آگاہ ہوں گے کہ پاکستان کی جو بیوروکریسی ہے وہ نہیں چاہتی کہ اس کے اختیارات میں کوئی بندہ شیئر کرے یا کوئی democratic spirit کے تحت کوئی عوامی امور کوئی بات کر سکے یا ان کے مسائل کو ان کی دہلیز پر حل کر سکے۔ تو سر جو

بیوروکریسی کی مداخلت ہے بجا اس کو روکنے کے لئے انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی یہ ضروری ہے کہ جو صوبائی اور ضلعی حکومتوں کا اور جو آپ کی وفاقی حکومت ہے ان کا آپس میں جو ٹکراؤ ہے اس کے خاتمے کے لئے کچھ اصلاحات کی ضرورت ہے اور جیسے اردو کا ایک مقولہ ہے کہ سانپ سے سانپ لڑے زہر کس کو چڑھے۔ جب آپ یہ concept لے کر آتے ہیں عوامی بھلائی کا تو اس میں آپ کی توجہ یا جو آپ کی انرجی ہے وہ منتشر نہیں ہونی چاہیئے ۔ آنریبل سپیکر! میرے پوائنٹس جو ہیں وہ اس سے متعلق ہیں کہ جو لوکل گورنمنٹ سسٹم ہے اس کو بحال ہونا چاہیئے اور اس کو حقیقی روح کے مطابق جو اس کی duration ہے اور ناظمین سے جو اختیارات چھینے گئے ہیں یا ان کے اختیارات معطل کئے گئے ہیں یہ جمہوری spirit کے مطابق نہیں ہیں اور اس اقدام کی ہمیں مذمت کرنی چاہیئے اور جو ان کی متعین مدت ہے ان کو وہ پورا عرصہ ملنا چاہیئے' proper عوامی بھلائی کے جو تصورات ہیں ان کو متعارف کروانے کے لئے۔ اس میں سر کچھ ضروری اصلاحات کے ساتھ میں ذاتی طور پر آنریبل سپیکر یہ گزارش کروں گا کہ اس ملک میں اس سسٹم کو رائج ہونا چاہیئے اور عملی معنوں میں اس کا نفاذ ہوگا تو حقیقی معنوں میں آپ کو جو ترقی کا تصور بنیادی طور پر اس پر عملدرآمد نظر آئے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب عبدالمنان صاحب!

جناب عبدالمنان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ I am Abdul Manan YP17-NWFP06. بات ہو رہی ہے لوکل گورنمنٹ باڈیز کی۔ تو میں چند پوائنٹس add کرنا چاہوں گا۔ لوکل گورنمنٹ سسٹم ہے کیا۔ اس میں چند official status ہوتے ہیں۔ جنرل کونسلر' کسان کونسلر' ناظم' نائب ناظم۔ یہ لوگ باقاعدہ عوامی لوگ عوامی ووٹ لے کر آتے ہیں۔ عوامی اعتماد' عوام کے ساتھ ان

کا رابطہ ہوتا ہے اور پھر جب تحصیل ناظم ، ڈسٹرکٹ ناظم، ناظم اعلیٰ، سٹی ناظم سلیکٹ ہوتا ہے تو وہ باقاعدہ ووٹوں سے سلیکٹ ہو کر آتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ عوامی مسائل کیا ہیں۔ وہ ground root basis پر جاتے ہیں، دیکھتے ہیں مسائل۔ اپنے ایک constituency سے ان کی interaction ہوتی ہے maximum جو ایم این اے کی نہیں ہوسکتی۔ نہ ایم پی اے کی ہوسکتی ہے۔ ہم ایم این اے کا چہرہ سال میں ایک دفعہ دیکھتے ہیں۔ ایم پی اے کا پتہ نہیں مہینوں بعد دیکھتے ہیں یا ووٹوں کے وقت وہ آتا ہے۔ ہم سے صرف ملتا ہے ووٹ لینے کے لئے اور جبکہ کونسلر گاؤں میں ہم روز دیکھ سکتے ہیں، مل سکتے ہیں ان سے، approach easy ہوسکتی ہے۔ genuine مسائل وہ جانتا ہے، چھوٹے چھوٹے مسائل جو ہم لے کر نہیں جا سکتے ایم پی اے، ایم این اے کے پاس۔ اگر ہم اس سسٹم کو completely ختم کرتے ہیں تو کیا alternative ہے ہمارے پاس۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سسٹم میں اگر کوئی خامی ہے تو ہم اس کو modify کر سکتے ہیں، اس میں changes ہم لا سکتے ہیں۔ تو میں یہی عرض کروں گا کہ اس سسٹم کو modify ہونا چاہیئے، نہ کہ completely ہم اس کو abolish کریں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، جناب محمد عادل!

جناب محمد عادل: محترم سپیکر صاحب! این اے 94 سے میرا تعلق ہے اور گزارش یہ ہے کہ اس سسٹم کو ختم کرنا یہ ایک عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے۔ جب یہ سسٹم بنایا گیا تھا تو بہت زیادہ ٹائم اس کے اوپر لگایا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جو اقوام ٹائم کو چھوڑ دیں، ٹائم کا احترام نہ کریں، ٹائم کا ضیاع شروع کر دیں وہ قومیں کبھی ترقی نہیں کیا کرتیں اور ایسی اقوام کہ جو ماضی کی جانب دیکھیں

اور future کا بھلا دیں ان اقوام کا future جو ہو سکتا ہے وہ جناب سپیکر مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس موجودہ سسٹم کے ذریعے ملک کے اندر ایسے ترقیاتی کام ہوئے ہیں کہ جن کا بتانا ضروری نہیں' ان کو پریکٹیکلی دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر پرابلم ہوا تو یہ ملک کے اندر امن و امان کی صورتحال خراب ہوئی۔ اس کے ہونے کی وجہ کیا کہ وہ ایسے نمائندے کہ جن کو بیوروکریسی کے اوپر لگایا گیا وہ امن و امان قائم رکھنے میں سب سے بڑی پرابلم ان لوگوں نے create کی۔ اس لئے کی کہ اگر اس بندے کے خلاف آپ نے پرچہ کیا' ریکارڈ کا پارٹ بنایا تو آئی جی اے سی آر کی خیر نہیں۔ کہنے کا مقصد یہ کہ اس سسٹم کو ان مسائل کو حل کرنا ہے جو پرابلم ایک مقررہ ٹائم کے بعد سامنے آئے ہیں۔ اب جو میری تجویز یہ ہے کہ ترقیاتی کاموں کے حوالے سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ناظم کو اور زیادہ مضبوط کر دینا چاہیئے۔ اگر اس کو ایک کروڑ روپیہ مل رہا ہے اس کو دو کروڑ کر دینا چاہیئے۔ مگر وہ اختیارات جو اے سی آر سے related ہیں وہ اس لئے لے لینے چاہیں کہ بھئی بیوروکریسی کے اوپر ایک ایسا بندہ آ کر بیٹھتا ہے کہ جو کوئی زیادہ پڑھا لکھا نہیں ہے۔ یا تو اس سسٹم کے اندر یہ تبدیلی لائی جائے کہ بیوروکریسی کا اگر آپ نے چیک اینڈ بیلنس کرنا ہے تو اس کے اوپر اس کی برابری کا بندہ لا کر بٹھایا جائے۔ کہنے کا مقصد یہ کہ اس سسٹم کا جو سب سے بڑا فائدہ ہمیں دکھائی دیتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ تمام مسائل کہ جو عوام کے مسائل ہیں کہ علاقے میں ایجوکیشن نہیں ہے' سڑکیں نہیں ہیں' ان تمام کا solution اس سسٹم کے ذریعے ہمیں ملتا ہے۔ حکومت نے responsibility تو اپنی divide کرنی ہے۔ جب ہم قانون کی بات کرتے ہیں تو قانون ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو بنانے پر اتنا ٹائم لگتا ہے کہ جس کا آپ تصور نہیں کر سکتے۔ اگر

آپ سسٹم کو بہتر کرنا چاہتے ہیں تو پھر قانون سازی ایسی کر دیں کہ جو جلد بازی کے اندر ہو، کہنے کا مقصد یہ کہ نیشنل اسمبلی کا جو رول ہونا چاہیئے وہ یہ کہ جتنے فنانشل ان کو اختیارات دیئے جاتے ہیں وہ ان سے لے لینے چاہیں اور ان کو صرف اور صرف اختیار جو ہیں وہ قانون سازی کا دینا چاہیئے اور یہ تمام اختیارات، یہ تمام ایسی پاورز جو ناظم کو چیک اینڈ بیلنس کے لئے دی گئی تھیں یہ مکمل طور پر رپورٹ کی صورت میں ناظم forward کرے قومی اسمبلی کو، ناظم forward کرے قومی اسمبلی میں تشکیل پانے والی کمیٹیوں کو اور اے سی آر جو ہے وہ وہی افسران جو سابقہ سسٹم کے اندر لکھتے رہے ہیں وہی لکھیں تاکہ سسٹم کے اندر آج اگر سسٹم کے اندر بہتری ہو رہی ہے، اگر سسٹم کو چلا رہی ہے تو ہماری بیوروکریسی چلا رہی ہے۔ اس سسٹم کو اگر strong کرنا ہے، بہتر بنانا ہے تو ان کو بھی پاور فل بنانا ہے نہ کہ یہ کہ mentally طور پر انہیں weak کیا جائے اور physically طور پر ان سے کام لینے کے حوالے سے اقدامات کئے جائیں۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: محترمہ سیدہ رباب نقوی صاحبہ (تقریر نہیں کی)، جناب پریم چند!

------------3A05